رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر
الامام غلام احمد قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲ صفر ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۸۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲۔ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں کے ورم میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے۔

آج ۹ بجے شب ریتی چھلہ کی مسجد کے عقب میں ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی منعقد ہوا۔ جس میں صاحب صدر۔ چودھری ظہور احمد صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اور مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے تقریریں کیں۔ اور نوجوانوں کو میدان عمل میں آنے کی دعوت دیتے ہوئے تحریک کی۔ کہ وہ اپنے اندر وہ شعور اور احساس پیدا کریں۔ جو دنیا میں نیک انقلاب پیدا کرنے والا ہو۔ جلسہ ۱۰½ بجے دعا پر برخاست ہوا۔

آج سے نصرت گرلز ہائی سکول کی ایف اے کی طالبات کا امتحان شروع ہو گیا۔ امسال ۸ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئی ہیں۔ مسز ایس۔ پی سنگھا بیرو انزر مقرر ہوئی ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت کا حقیقی مقصد

"بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے۔ اور بیع اس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے۔ سو بیعت سے یہ غرض ہے۔ کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اسکے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے۔ کہ تا اس کے عوض میں وہ معارف حقہ اور برکات کاملہ حاصل کرے۔ جو موجب معرفت اور نجات اور رضامندی باریتعالے ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں۔ کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کرسکتا ہے۔ بلکہ وہ معارف۔ اور برکات اور نشان مقصود ہیں۔ جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں۔ بیعت سے اصل مدعا یہ ہے۔ کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لے۔ جن سے ایمان قوی ہو۔ اور معرفت بڑھے۔ اور خدا تعالےٰ سے صاف تعلق پیدا ہو۔ اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو۔ اور دنیوی نابینائی سے شفا پا کر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو۔ سو اگر اس بیعت کے ثمرہ دینے کا کوئی مرد ہو۔ تو سخت بدذاتی ہوگی۔ کہ کوئی شخص دانستہ اس سے اعراض کرے۔" (ضرورۃ الامام صفحہ ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۱ اپریل ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

۱۸۰	حسین بی بی صاحبہ ضلع گوجرانوالہ	۱۸۶	مسماۃ عمری صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۸۱	خیرات محمد صاحب "	۱۸۷	" عالم بی بی صاحبہ "
۱۸۲	قاسم علی صاحب "	۱۸۸	" غلام فاطمہ صاحبہ
۱۸۳	کبیر الدین صاحب "	۱۸۹	کالو میاں صاحب رنگپور
۱۸۴	دین محمد صاحب لاڑکانہ	۱۹۰	مہر الدین صاحب "
۱۸۵	شاہ نواز صاحب ریاست بہاولپور		

لائلپور میں عیسائیوں پر جماعت احمدیہ کی شاندار فتح

احمدی مناظر کے دلائل سے خوش ہو کر غیر احمدیوں نے ان کے گلے میں ہار ڈالے اور مبارکباد دی

لائلپور ۱۲ اپریل - (بذریعہ ٹیلیفون) کل اور آج یہاں جماعت احمدیہ و عیسائی صاحبان کے مابین دو نہائت عظیم الشان مناظرے ہوئے جماعت احمدیہ کی طرف سے قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل اور منشی فاضل احمدی مبلغ مناظر تھے۔ اور عیسائیوں کی طرف سے پادری میلارام صاحب پیش ہوئے۔ کل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر نہائت کامیاب مناظرہ ہوا۔ جبکہ عیسائی مناظر احمدی مبلغ کے پیشکردہ دلائل کے سامنے دم بخود ہو گیا۔ آج چار بجے بعد دوپہر سے سات بجے تک الوہیت مسیح کا مضمون زیر بحث رہا۔ جس میں خدا تعالےٰ نے اسلام کو غیر معمولی کامیابی بخشی۔ جس پر نہ صرف جماعت احمدیہ کا ہر فرد بے حد مسرت محسوس کر رہا ہے۔ بلکہ سمجھدار اور بامذاق غیر احمدی بھی خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ عیسائی مناظر پادری میلارام کی بدتہذیبی اور بدگوئی نے اس کی شکست کو اور زیادہ نمایاں کر دیا۔ اور مسلمانوں نے اسے کہہ دیا۔ کہ یہ رنگ اختیار کر کے تم مناظرہ نہ کر سکو گے۔ آخر قرآن کریم کی شان میں ہتک آمیز الفاظ استعمال کرنے پر اسے معافی مانگنی پڑی۔ مسلمان پبلک اس بات سے بھی بے حد خوش ہوئی۔ کہ احمدی مبلغ نے پادری میلارام کی درشت کلامی کے مقابلہ میں کوئی سخت اور خلاف تہذیب جواب نہیں دیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسا کامیاب مناظرہ ہوا۔ کہ غیر احمدی اصحاب نے بھی احمدی مبلغ کو اس کامیابی پر مبارکباد دی۔ اور ان کے گلے میں ہار ڈالے۔

غرض آج ہم نے لائلپور میں خدا تعالےٰ کے مسیح کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان کسر صلیب کے متعلق ملاحظہ کیا۔ الحمد للہ خاکسار شیخ محمد یوسف سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لائلپور

تحریک جدید کا چندہ دوست

جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہائت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریکِ جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گزشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آچکنا چاہیئے تھا دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجھدار سے نکل کر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

70

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲ صفر ۱۳۵۶ ھجری

پنجاب کی نئی حکومت کا معقول طریقِ عمل

پنجاب اسمبلی کے حال کے اجلاس میں پانی پت کے نہایت افسوسناک حادثہ اور مصیبت زدہ زمینداروں کے متعلق حکومت نے جو بیانات دیئے ہیں۔ ان سے اتحاد پارٹی کے متعلق توقعات کو بہت بڑی تقویت حاصل ہو گئی ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ موجودہ حکومت نے ہمدردی خلائق ملکی نظم و نسق کی اہمیت اور صاف اور معقول گوئی کا ایسا قابلِ تعریف ثبوت پیش کیا ہے۔ جس کی مثال گزشتہ دورِ حکومت میں ملنی محال ہے:۔

پانی پت میں مسلمانوں پر گولی چلنے کے واقعۂ ہائلہ کی وجہ سے مسلمانانِ پنجاب کو جو رنج اور تکلیف پہونچی ہے اسے پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت کی مخالف پارٹی نے یہ کوشش کی۔ کہ مظلومین پانی پت سے اظہارِ ہمدردی کی آڑ میں حکومت کے خلاف اپنے دل کے بخارات نکالے۔ اور یہ ظاہر کرے۔ کہ مسلمانوں کے حقیقی ہمدرد یہ لوگ ہیں۔ اور اتحاد پارٹی عنانِ حکومت ہاتھ میں لیتے ہی پبلک کی تکالیف اور مصائب سے بے نیاز ہو چکی ہے۔ لیکن سر سکندر حیات خان صاحب وزیر اعظم نے جس قابلیت اور عمدگی کے ساتھ حکومت کے طریق عمل کی توضیح کی۔ اس نے مخالفین کے تمام کیے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ آپ نے ایک طرف تو یہ بتایا۔ کہ اس حادثہ پر اسمبلی میں بحث کرنا تحقیقات کی راہ میں مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا کرنے اور فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکانے کا موجب ہوگا۔ اور دوسری طرف یہ بیان کیا۔ کہ حکومت اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے ایک قابل سینئر افیسر مقرر کر چکی ہے جس کا کام ابھی ختم نہیں ہوا۔ اگر یہ تحقیقات تسلی بخش ثابت نہ ہوئی۔ تو میں مخالف پارٹی کے معزز ارکان کو اپنے ساتھ پانی پت چلنے کی دعوت دوں گا۔ تاکہ وہاں کی فرقہ وارانہ کشیدگی کو دور کرنے میں وہ میری مدد کریں۔ اور اگر تحقیقات سے ثابت ہو گیا۔ کہ کسی سرکاری افسر نے اپنے اختیارات کی حدود سے تجاوز کیا۔ اور ان کا ناجائز استعمال کیا۔ تو اس کے خلاف شدید اقدام اختیار کیا جائے گا۔ اور اسے مناسب سزا دی جائے گی۔

اسی سلسلہ میں آپ نے یہ بھی بتا دیا۔ کہ تحقیقات خالص سرکاری ہے۔ جس میں دانستہ طور پر غیر سرکاری عنصر داخل نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اس کا پورا امکان تھا۔ کہ تحقیقاتی کمیٹی کے غیر سرکاری عنصر میں کشمکش پیدا ہو جائے گی۔ البتہ اگر یہ تحقیقات غیر تسلی بخش ثابت ہوئی۔ تو پھر میں ہاؤس کو اپنے اعتماد میں لے کر سرکاری اور غیر سرکاری عنصر پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی مرتب کروں گا:۔

یہ بیان ایسا مؤثر اور اتنا معقول تھا۔ کہ کانگرس پارٹی کے ایک ذمہ دار رکن نے اس معاملہ کو زیر بحث لانے کی تجویز کو واپس لے لینے کی تحریک کی۔ اور سوائے ایک رکن کے تمام ہاؤس نے اس پر اتفاق کیا:۔

اس وقت تک اسی پنجاب میں پانی پت کے حادثہ کی قسم کے واقعات کئی بار ہو چکے ہیں۔ پبلک نے بارہا شور و شر بھی برپا کیا۔ حکومت سے تحقیقات کرانے کا مطالبہ بھی کیا مگر کوئی ایک بھی اس قسم کی مثال مل سکتی ہے۔ جو اب پیش کی گئی ہے۔ اور جس کا کوئی پہلو ایسا نہیں۔ جس پر کوئی معقول اور سنجیدہ انسان حرف لا سکے:۔

غرض یہ بہترین بیان ہے۔ جو اس حادثہ کے متعلق حکومت نے دیا اور امید کی جا سکتی ہے۔ کہ عملی رنگ میں اس کو اور بھی مکمل اور قابلِ اطمینان بنانے کی کوشش کی جائے گی:۔

دوسرا اہم معاملہ یہ تھا۔ کہ مختلف اضلاع میں ژالہ باری کی وجہ سے حال میں جو نقصان ہوا ہے۔ اس کے متعلق زمیندار مصیبت زدگان کی حکومت فوری امداد کرے۔ اگرچہ یہ تحریک بھی محض تقریروں کے ذریعہ تحسین حاصل کرنے کے لئے پیش کی گئی تھی۔ تاہم حکومت نے اس کا بہت مؤثر۔ اور معقول جواب دیا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ اس مطلب کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ اور مزید روپیہ بھی اس کام کے لئے لگایا جائے گا۔ جہاں فصلیں مکمل طور پر تباہ ہوئی ہیں۔ وہاں مالیہ مکمل طور پر معاف کر دیا جائیگا اور جہاں نقصان جزوی طور پر ہوا ہے وہاں اسی تناسب سے مالیہ معاف کر دیا جائے گا۔ اور ہر طرح کی امداد بہم پہونچائی جائے گی:۔

تباہ حال زمینداروں کی مشکلات اور مصائب کی طرف اس طرح فوری طور پر متوجہ ہونے۔ اور ان کی طرف معقول رنگ میں امداد کا ہاتھ بڑھانے کی بھی یہ خوش کن مثال ہے:۔

مخالف پارٹی نے ہر بات میں چونکہ حکومت کی مخالفت کرنا اپنا مقصد قرار دے رکھا ہے۔ اس لئے اس کے بعض مقرروں کو متانت اور سنجیدگی کا خیرباد کہہ دینا دوبھر نہیں معلوم ہوتا۔ جو نہایت افسوسناک امر ہے۔ اور زیادہ افسوس کے قابل بات یہ ہے۔ کہ اس قسم کا رویہ زیادہ تر وہ مسلمان اختیار کر رہے ہیں۔ جنہیں غیر مسلموں کے مقابلہ میں بہت زیادہ متین اور سنجیدہ ہونا چاہیئے تھا۔ جس بات سے دیانتداری کے ساتھ اختلاف ہو۔ بے شک اس کی مخالفت کی جائے۔ اور پُرزور مخالفت کی جائے۔ لیکن دوسروں کی ذاتیات پر چھچھورے حملے کر کے اپنے آپ کو شرفا کی نظروں سے گرانے کا ارتکاب نہ ہونا چاہیئے:۔

اس کے مقابلہ میں ہم اتحاد پارٹی سے بھی گزارش کریں گے۔ کہ اسے چھوٹی چھوٹی باتوں۔ اور ذاتی طعن و تشنیع میں اپنے آپ کو نہیں الجھانا چاہیئے۔ بلکہ اس قسم کی باتوں سے اس طرح دامن بچا کر گزر جانا چاہیئے۔ جس طرح چھوٹی موٹی خاردار جھاڑیوں سے گزرنا ضروری ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی مشیت نے پنجاب کے نظم و نسق اور رعایا کی جان و مال۔ اور عزت و آبرو کی حفاظت کا جو بوجھ اس کے کندھوں پر رکھا ہے۔ وہ کوئی معمولی نہیں چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنا نہ تو اس کی شان کے شایاں ہے۔ اور نہ اس میں اپنے وقت کا کوئی لمحہ ضائع کرنا چاہیئے۔ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ ملک میں عدل و انصاف قائم کیا جائے۔ کسی کو کسی پر زیادتی کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ فتنہ و فساد کا قلع قمع کیا جائے۔ فرقہ وارانہ جھگڑوں کا خاتمہ کیا جائے۔ اور ملک کی خوشحالی۔ اور فارغ البالی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ یہ درست ہے۔ کہ اس قسم کی باتوں کو تکمیل تک پہونچانا بہت وقت چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے بڑی جد و جہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ان کو پیش نظر رکھنے سے نہایت خوشگوار انقلاب پیدا ہو سکتا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت بمبئی کا اصلاحی پروگرام

صوبہ بمبئی کی نئی وزارت نے باشندگان صوبہ کی اصلاح و ترقی کے لئے جو پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس میں زمینداروں اور مقروضوں کی امداد کی طرف خاص توجہ کی گئی ہے۔ پروگرام کی بڑی بڑی شقیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) حکومت کی طرف سے زمینداروں کے قرض کی ادائیگی:

(۲) قرضخواہوں کے روپیہ کی ادائیگی کی ذمہ وار حکومت ہوگی:

(۳) بے کار پڑی ہوئی اراضی چند سال کے لئے بغرض کاشتکاری زمیندار مزدور پیشہ لوگوں کو دے دی جائے گی اور ان سے لگان وصول کیا جائے گا یہ اراضی صرف ان زمینداروں کو دی جائے گی۔ جن کے پاس اس وقت زمین نہیں ہے:

(۴) جنگلات کے متعلق پالیسی پر نظر ثانی

(۵) شراب نوشی کی ممانعت

(۶) جبری پرائمری تعلیم کی ترویج

(۷) شہروں اور قصبوں میں صناعوں کے لئے اقامت گاہوں اور دیگر سہولتوں کا مہیا کرنا:

اس پروگرام پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں کم و بیش وہ تمام امور شامل ہیں۔ جنہیں آل انڈیا کانگرس کمیٹی اپنے زرعی و صنعتی پروگرام کے اجزا قرار دے چکی ہے۔ اور کہا جاسکتا ہے کہ کانگرس پارٹی اپنی آئینی سرگرمیوں کے جس لائحہ عمل کو گورنروں کیطرف سے بلفظی اطمینان نہ ہونے کے باعث کردہ اپنے اختیارات خصوصی کو استعمال نہ کریں گے جامہ عمل پہنانے سے انکار کر چکی ہے بمبئی کی موجودہ وزارت نے اسی پروگرام کو لیکر گورنر کے تعاون کا تجربہ کرنا چاہا ہے۔ جو نہایت معقول صورت عمل ہے:

بھائی پرمانند جی کی عجیب باتیں

بھائی پرمانند نے جرمنی میں حکومت اور چرچ کے درمیان کشمکش پر اظہار خیالات کرتے ہوئے بعض عجیب و غریب باتیں بیان کی ہیں۔ مثلاً عیسائیت کے خلاف ہٹلر کی جدوجہد کا مقصد یہ قرار دیا ہے کہ جرمنی میں عیسائیت کی جگہ وہ قدیم آریہ تمدن قائم کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "وہ بزور لوگوں کے اندر قدیم آرین دیوتاؤں کی عظمت بحال کرنا چاہتا ہے۔ جرمنی میں طاقت حاصل کرکے اس نے آرین کلچر کو از سر نو زندہ کرنے کی کوشش کی"۔

جو لوگ نازیت کے اصول و مبادیات سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ جرمنی میں چرچ کے اثر کو زائل کرنے سے نازیوں کا کیا مقصد ہے۔ لیکن بھائی پرمانند جی کو اس میں قدیم آرین دیوتاؤں کی عظمت کا احیاء نظر آرہا ہے۔ حالانکہ جب آریہ ورت میں خود آریہ کہلانے والے قدیم دیوتاؤں کی عقیدت کا جوا اتار کر پھینک چکے ہیں۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ جرمنی کا ہٹلر ان کی عظمت بحال کر سکے۔ جسے ان دیوتاؤں کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں۔

اس سے بھی بڑھ کر مضحکہ خیز بات بھائی پرمانند کی وہ ہے۔ جو انہوں نے اسلام کے متعلق پیش کی ہے۔ "اسلام میں حکومت اور مذہب کے باہم تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں "اسلام سٹیٹ کو چرچ سے جدا کچھ نہیں سمجھتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان ملکی محبت کی قدر کر ہی نہیں سکتے"۔

یہ تو صحیح ہے۔ کہ اسلام مذہب اور حکومت کو جدا نہیں سمجھتا۔ یعنی اسلام میں حکومت کے متعلق بھی تفصیلی احکام اور ہدایات موجود ہیں۔ اور ان پر عمل کرنا ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ دوسرے احکام پر۔ لیکن اس وجہ سے یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ "مسلمان ملکی محبت کی قدر کر ہی نہیں سکتے"۔ ملکی محبت بھی ان کے نزدیک نہایت عزیز اور قابل قدر چیز ہے۔ اور اس کی اہمیت بھی اسلام نے واضح کی ہے:

کلکتہ یونیورسٹی اور مسلمان

اگرچہ بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ لیکن دوسری اقوام کے مقابلہ میں چونکہ وہ تعلیمی لحاظ سے پسماندہ ہیں۔ اس لئے کلکتہ یونی ورسٹی پر عرصہ سے ہندوؤں کا قبضہ و تصرف چلا آتا ہے پچھلے دنوں یونیورسٹی کی سلور جوبلی کے موقعہ پر طلباء کے لئے ایک ایسا گیت مقرر کیا گیا جو خالص ہندوانہ تھا۔ اسی طرح یونیورسٹی کا جھنڈا بھی ایسا ہے۔ جس میں ہندوانہ پہلو نمایاں ہے۔ پھر عام طور پر یونیورسٹی کی تقریبوں میں بندے ماترم کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ اور مسلمان طلباء سے بھی مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بھی ایسا ہی کریں۔

اس قسم کی باتوں سے مسلمان طلباء کی پریشانیوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اب جبکہ بنگال میں محکمہ تعلیم کا قلمدان بنگال کے سب سے پہلے آئینی وزیر اعظم مسٹر اے کے فضل الحق نے سنبھالا ہے۔ یونی ورسٹی کے انتظامی اور دیگر امور میں مناسب اصلاح کی توقع کی جاسکتی ہے:

مسلمانان ہند کو ایک مرکز پر جمع کرنے کی ضرورت

آج کونسا درد مند مسلمان ہے جو ہندوستان کے مسلمانوں کے ایک مرکز پر جمع ہونے کی ضرورت محسوس نہیں کر رہا۔ اور پکار پکار کر نہیں کہہ رہا۔ کہ مسلمان اسی صورت میں زندہ رہ سکتے ہیں۔ جبکہ وہ کسی واجب الاطاعت لیڈر کے پیچھے چلیں۔ ورنہ ان کا مٹنا اور تباہ ہوجانا یقینی ہے۔ یہ ایک فریاد ہے جو ہر طرف سے بلند ہو رہی ہے۔ اور ایک نالہ ہے جو چاروں طرف سے اٹھ رہا ہے۔ مسلمانوں نے ہزاروں کوششیں کیں لاکھوں سر پٹکے۔ بیسیوں کو اپنا قائد تسلیم کیا۔ لیکن انجام کار ان میں سے ایک ایک سے انہیں مونہہ موڑنا پڑا۔ اور آج لاکھوں کوششوں کے بعد بھی وہ اسی مقام پر ہیں۔ جہاں سے انکی مساعی شروع ہوئی تھیں آج بھی ان کی حالت وہی ہے جو پہلے دن تھی۔ آج بھی انہیں کوئی واجب الاطاعت رہنما میسر نہیں اور ان کی یہ بے بسی اور بیچارگی زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ ان کے خود بنائے ہوئے رہنما حقیقی راہنما نہیں بن سکے۔ ان کے لئے حقیقی راہنما خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ ہی ہوسکتا ہے۔

مولوی ظفر علی صاحب ہندوستان کے مسلمانوں کی ذلت و رسوائی اور تشتت و انتشار کا رونا روتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ہندوستان کے مسلمان اگر آج اپنی کثرت تعداد کے باوجود اپنی شاندار روایات کے باوصف دنیا کی نظروں میں ذلیل و رسوا ہیں۔ اور ان کی پستی اس حد سے آگے گزر چکی ہے۔ کہ ہندو انہیں خاطر میں نہیں لاتا انگریز انہیں سرپائے استحقار سے ٹھکرا دیتا ہے۔ تو اس کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ ان کی قوتیں بکھری ہوئی ہیں۔ اور ان کے سامنے کوئی نصب العین موجود نہیں۔ وہ مختلف گروہوں اور جماعتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ جن کی باہمی رقابتیں مرے پر سو درے کا حکم رکھتی ہیں ہر گروہ کا زاویہ نگاہ جدا ہے۔ ہر جماعت کا مطمح نظر الگ ہے۔ اور لامرکزیت کے اس طوفان میں ملت کی لنگر گسستہ کشتی جسکا کوئی ناخدا نہیں۔ کنارے سے دور حوادث کی ہیبتناک موجوں کے تھپیڑوں کا کھلونا بنی ہوئی ہے۔ دنیا کے پردہ پر آج کوئی زندہ قوم ایسی نہیں۔ جس کا کوئی سیاسی مرکزی ادارہ نہ ہو۔ اور جس نے آسمان کی اس نیلی چھت کے نیچے عزت اور کامرانی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے جسم اور دل و دماغ کی متفقہ صلاحیتوں کو ایک ہیئت آمرہ کے حوالے نہ کردیا ہو۔ صرف ہندوستان کے خفتہ بخت مسلمان ایسے ہیں جو اپنی قسمت کی باگ خود اپنے ہاتھ میں لینے کی بجائے دوسروں کا سہارا ڈھونڈتے ہوئے دیکھے جارہے ہیں"۔ (زمیندار ۹ اپریل)

یہ سب کچھ درست ہے۔ مگر کیا اس کے ساتھ ہی یہ بھی حقیقت نہیں ہے۔ کہ اس وقت تک مسلمانان ہند کی ہر ایک کوشش الٹ پڑتی چلی آرہی ہے۔ اور وہ روز بروز قعر مذلت میں گرتے جارہے ہیں۔ جس کی وجہ محض یہ ہے کہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء علیہم السلام اور اُن کی وراثت

ان لایعنی اعتراضات میں سے جو منکرین نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرتے رہتے ہیں۔ ایک یہ بھی ہے۔ کہ:۔

"اگر مرزا صاحب فی الحقیقت نبی تھے۔ تو ان کی وراثت کیوں چلی کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ لا نورث ما ترکنا صدقۃ۔ یعنی جو ہم چھوڑیں اس کا کوئی وارث نہیں ہوگا۔ بلکہ صدقہ ہوگا۔ اس حدیث کے خلاف مرزا صاحب کی چونکہ وراثت چلی۔ لہٰذا آپ نبی نہ تھے"

معترض نے جو اصول اور معیار انبیاء کی نبوت کے متعلق اختراع کیا ہے۔ اس کی تصدیق نہ تو قرآن کریم سے ہوتی ہے۔ اور نہ ہی احادیث سے بلکہ اس کی تردید نہایت وضاحت کے ساتھ متعدد مقامات سے ملتی ہے جس سے ثابت ہے۔ کہ یہ قاعدہ عام نہیں۔ اور نہ ہر نبی اس پیمانہ سے ناپا جا سکتا ہے۔ بلکہ یہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مستجمع الصفات سے مختص تھا۔ جیسا کہ بعض اکابر سلف کی تشریحات اسی حدیث کے بارہ میں پیش کروں گا۔ انشاء اللہ۔

قرآن پاک میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔ وورث سلیمان داؤد (النمل ع۲) یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے باپ حضرت داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے۔ یہ وارث اور مورث ہر دو نبی تھے۔ قرآن کریم سے صاف طور پر ثابت ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی وراثت بھی چلا کرتی ہے۔ کیونکہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نبی تھے۔ اور آپ کی وراثت چلی۔ تو یہ بات خود بخود ظاہر ہوگئی۔ کہ معترض کا یہ کہنا۔ کہ انبیاء کی وراثت نہیں چلتی۔ غلط ہے :۔

اسی طرح حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کے لئے دُعا کرتے ہوئے بارگاہِ رب العزت میں یوں عرض کیا:۔ فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ - یعنی اے میرے آقا۔ وُہ مولود مسعود میرا اور بعض آلِ یعقوب کا وارث ہو۔ (مریم ع۱)

غرضکہ قرآن کریم کی متعدد آیات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ محبوبِ حقیقی کے بعض دیگر فرستادہ اور رسل مختلف اوقات میں یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کے وارث ہوئے۔ اور ان کی رسالت میں کوئی نقص واقع نہ ہوا۔ پس اگر حضرت داؤد۔ اور حضرت سلیمان اور حضرت زکریا۔ اور حضرت یحیٰی علیہم السلام میں سلسلۂ وراثت ہوتے ہوئے ان کی نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کسی معترض کا اعتراض کیونکر صحیح ہو سکتا ہے :۔

قرآن کریم کی محکم و مضبوط شہادت کے بعد اب میں احادیث سے بھی بعض حوالجات پیش کرتا ہوں جس میں اکابرِ سلف نے اس حقیقت کو پوری طرح بے نقاب کر دیا ہے :۔

جب حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے درمیان باغِ فدک وغیرہ کے متعلق تنازعہ ہوا۔ اور وُہ فیصلہ کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو وہاں حضرت عثمان رض حضرت عبدالرحمٰن رض بن عوف۔ حضرت زبیر رض۔ حضرت سعد رض وغیرہ جیسے جلیل القدر صحابہ رض بھی موجود تھے۔ اُن تمام کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نورث ما ترکنا صدقۃ یرید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نفسہ فقال الرھط قال ذلک (بخاری کتاب الفرائض جلد ۴ - ص۱۱۸)

یعنی تم جانتے ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہم مورث نہیں بنائے جاتے۔ بلکہ جو ہم چھوڑیں گے۔ وُہ صدقہ ہوگا۔ اس سے مُراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آپ کو لیا تھا۔ سب نے کہا۔ ہاں ضرور فرمایا تھا۔

اسی طرح حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ازواجِ مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا:۔ الم تعلمن ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یقول لا نورث ما ترکنا صدقۃ یرید بذالک نفسہ (بخاری کتاب المغازی حدیث بنی نضیر جلد ۲ - ص۱۳۰)

یعنی کیا تم کو معلوم نہیں۔ کہ حضور سرورِ کائنات نے فرمایا تھا۔ کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا۔ اور اس سے مُراد حضور کی اپنی ذات والا صفات تھی :۔

پس احادیث صحیحہ سے بھی یہ امر ظاہر و باہر ہے۔ کہ صحابہ کرام کے عہد سعادت مہد میں حضرت رسالتمآب کے ارشاد کا یہ مطلب ہرگز نہیں لیا گیا تھا کہ کسی نبی کا بھی سلسلۂ وراثت نہیں چلتا۔ اور جس کا چلے وُہ نبی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسی جلیل الشان ہستیوں کے اقوال سے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ارشاد کی تہ تک پہونچنے میں خاص ملکہ رکھتی تھیں۔ یہ امر پایۂ ثبوت تک پہونچ گیا۔ کہ یہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی خصوصیت تھی۔ اور آپ کا یہ قول صرف اپنے متعلق تھا۔ پھر کس قدر ہٹ دھرمی ہے۔ کہ ایک واضح ترین حقیقت پر پردہ ڈالنے کی سعی کی جاتی ہے :۔

پھر اس حدیث کی تشریح کرتے ہُوئے مُلاّ علی قاری لکھتے ہیں:۔

وخالف الحسن البصری فی المسئلۃ العامۃ و قال ھٰذا الحکم مختص بنبینا صلے اللہ علیہ وسلم لقولہ تعالےٰ یرثنی و یرث من آل یعقوب . . . . وقال ابن علیۃ ان ذالک لنبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام وقال الامامیہ ان جمیع الانبیاء یورثون (مرقاۃ جلد ۵ ص۵۰۶)

جس کا مختصر ترجمہ یہ ہے۔ کہ:۔ حضرت حسن بصری اور امام ابن علیہ نے فرمایا کہ وراثت کا نہ چلنا صرف ہمارے پیغمبر سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے مختص ہے۔ نہ کہ ہر ایک نبی کے لئے اور امامیہ گروہ تو سب نبیوں کی وراثت کے قائل ہیں :۔

پس قرآن و احادیث کے زبردست دلائل اور اکابرِ سلف کے اقوال و بہترین تشریحات سے یہ بات علی وجہ الاتم ثابت ہے۔ کہ وراثت کا نہ چلنا صرف رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود سے مختص ہے۔ نہ کہ ہر نبی کی صداقت کا معیار۔

ملک نذیر احمد۔ ریاض۔

الخطبہ

دوشیزہ بعمر ۱۴-۱۵ سالہ۔ انگریزی مڈل پاس۔ مقبول صورت۔ پاکیزہ سیرت۔ امور خانہ داری اور تعلیم احمدیت سے واقف خواہش مند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں :۔

(نوٹ۔ لڑکا ککے زئی خاندان سے ہو) (رسید) بہاول شاہ نائب مہتمم تبلیغ کوچہ ککے زئیاں کٹڑہ کرم سنگھ۔ امرتسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

احمدیہ مشن بوڈاپسٹ (ہنگری) کی ماہوار رپورٹ بابت ماہ فروری ۱۹۳۷ء

سابق مجاہد ہنگری کو جماعت احمدیہ بوڈاپسٹ کا الوداعی ایڈریس

سات مردوں اور تین خواتین کا قبول اسلام

از مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ

فروری ۱۹۳۷ء میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں میں نے احمدیہ مشن بوڈاپسٹ کا چارج جناب چودہری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی سے لیا۔ اور ایک سال کی کامیاب سعی کے بعد انہوں نے عنان میرے ہاتھ میں دے دی۔

اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت باوجود اس کے کہ میں اس ملک میں بالکل نو وارد تھا۔ زبان سے ناواقف تھا۔ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل ورحم سے اس ماہ میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ چنانچہ گیارہ فروری ۱۹۳۷ء کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں میں نے مشن کا چارج لیا۔ اور سترہ روز کے عرصہ میں اللہ تعالےٰ نے دس افراد اپنے پیارے مسیح موعودؑ کے قدموں میں ڈال دیئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ وہ سعید روحوں کو خود بخود احمدیت کی طرف لا رہا ہے۔ تا اس کے وہ وعدے جو اس نے اسلام کے دوبارہ احیاء کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہیں پورے ہوں۔

احمدی احباب کا اخلاص

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے۔ ۱۱ فروری کو مشن کا چارج میں نے لیا۔ لیکن جماعت کے افراد کو ۱۳ فروری ہفتہ وار اجلاس میں ہی اطلاع دی جا سکتی تھی۔ اس لئے اس روز کے پروگرام میں زیادہ اہم واقعہ جماعت کے افراد تک اس خبر کا پہنچانا تھا چنانچہ برادرم ایاز صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے بتلایا کہ اب وہ چارج میرے سپرد کرتے ہیں اور اس ضمن میں ان کو نصائح کیں اور بتلایا کہ یہ خدائی کام ہے اس سے ہو کر رہنا ہے۔ ہماری کوششیں صرف [illegible] ہیں کہ وہ کام [illegible] کو اللہ تعالےٰ نے کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس میں حصہ لے کر تھوڑا بہت ثواب حاصل کر لیں۔ بہر حال جماعت کو یہ پختہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ احمدیت اور اسلام کے اس جھنڈے کو جو اس ملک میں بلند ہو چکا ہے سرنگوں نہ ہونے دے گی خواہ اس کے لئے کتنی بڑی قربانی کرنی پڑے۔

آخر میں انہوں نے جماعت کے احباب سے درخواست کی۔ کہ وہ نئے انچارج سے پورا پورا تعاون کریں۔

اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ جس میں جماعت کے احباب سے خواہش کی۔ کہ اب جبکہ کام میرے سپرد ہوا ہے۔ جماعت کے افراد کو چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ ویسا ہی تعاون کریں۔ جسطرح وہ برادرم ایاز صاحب کے ساتھ کر رہے تھے۔ اور ان کو بتلایا۔ کہ خدائی سلسلے اسی کی مدد اور نصرت سے ترقی کیا کرتے ہیں اس لئے وہ اپنی دعاؤں میں اسلام کے غلبہ اور اس کی ترقی کا خاص خیال رکھا کریں اللہ تعالےٰ کے وعدے پورے ہو کر رہیں گے لیکن یہ ہماری بڑی خوش قسمتی ہوگی۔ اگر ہم ان وعدوں کی تکمیل میں کسی حد تک ممد ہو سکیں۔

یہ خوشی کا امر ہے کہ جماعت کے احباب نے اس موقعہ پر نہایت اخلاص اور محبت کا اظہار کیا۔ چنانچہ مسٹر تاج حسین وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں برادرم ایاز صاحب کے متعلق قلبی تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے اپنی اور جماعت کی طرف سے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور یہ پیغام پہونچانے کو کہا۔ کہ وہ ہر قسم کی قربانی سلسلہ اور اسلام کی ترقی کے لئے کریں گے۔

اسی طرح مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سابق نائب مفتی ہنگری اور مسٹر جعفر شارندی نے بھی اپنی اپنی تقاریر میں اظہار اخلاص کرتے ہوئے آئندہ تعاون اور قربانیوں کا یقین دلایا۔ اللہ تعالےٰ ان کے اس اخلاص اور سلسلہ سے عقیدت کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔

تبلیغی لیکچر

اس ماہ میں جماعت احمدیہ کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں ہمارے نومسلمین نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ مسٹر ناصر فوساجو جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں انہوں نے ان جلسوں میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات جمعہ ہنگری زبان میں ترجمہ کر کے سنائے۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے حضرت خدیجہ کی سوانح عمری مسلمانان ہنگری کی حالت زار۔ تزکیہ نفس احمدیت کا پیغام۔ ختم نبوت کا مفہوم۔ تاریخ بنی آدم اور آخری زمانہ میں موعود مسیح کی آمد کے موضوعات پر مضامین پڑھ کر سنائے قبول احمدیت کے بعد اللہ تعالےٰ نے ان کو ایسی اعلےٰ سمجھ اور فہم عطا فرمایا ہے۔ کہ احمدیت کا صحیح مفہوم سمجھ کر اس کی روشنی میں اپنے مضامین تیار کرتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ انکا وجود سلسلہ کے لئے مفید ثابت کرے۔

اسی طرح مسٹر ابراہیم مصطفےٰ نے مختلف جلسوں میں قرآن کی آیات کی تفسیر۔ اذان اور وضو کا فلسفہ۔ قربانی اور اس کا مفہوم۔ قبول اسلام اور زکوٰۃ وغیرہ موضوعات پر تقاریر کیں۔ جو سامعین کے لئے بہت موثر ثابت ہوئیں۔

ہمارے نومسلم بھائی جعفر شارندی نے قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ سنانے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا کشتی نوح سے ترجمہ کر کے حاضرین کو سنایا۔ ان جلسوں میں برادرم ایاز صاحب نے بھی تبلیغی اور تربیتی امور کے متعلق جماعت کو تقاریر کے ذریعہ اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ جو ان کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔

درس قرآن کریم اور حدیث

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے چارج لینے کے بعد مجھے اس امر کی توفیق عطا فرمائی۔ کہ جماعت کے ہفتہ وار اجلاس میں قرآن کریم اور حدیث کا درس شروع کر سکوں۔ چنانچہ ان جلسوں میں سورہ فاتحہ (نصف) کا درس اور بخاری اور مشکوٰۃ کی پہلی دو احادیث کا درس دیا۔ قرآن کریم کے معارف اور اس کی تعلیمات کا مقابلہ دوسرے مذاہب کی مذہبی کتب سے کیا جاتا ہے۔ اور اسی قسم کے اور امور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے درسوں کی روشنی میں بیان کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب جماعت کے لئے یہ سلسلہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

تربیت جماعت

جماعت کے احباب کو قرآن کریم کی تعلیم دینے کے لئے یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ان سب کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جائے۔ چنانچہ اس وقت تک پانچ احباب کو منتخب کر کے ان کو قاعدہ یسرنا القرآن کا سبق دینا شروع کر دیا گیا ہے ارادہ ہے کہ جب وہ قاعدہ یسرنا القرآن ختم کر لیں تو ہر ایک کے سپرد چار چار یا پانچ پانچ افراد کر دیئے جائیں۔ اور اس طرح تمام بھائیوں کو قرآن کریم پڑھایا جائے۔ اس کے بعد انشاء اللہ عربی زبان کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے گا۔

72
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسٹر اربان مصطفےٰ نے اس ضمن میں سب سے زیادہ ترقی کی ہے۔ اور یسرنا القرآن کے ۵۴ صفحات پڑھ لئے ہیں۔ باقی احباب نے ابھی پڑھنا شروع ہی کیا ہے۔ لیکن امید ہے جلد ہی وہ ختم کرکے باقی احباب کے لئے استاد کا کام دینگے۔ ان سیکھنے والوں میں سے ایک بہن فاطمہ نامی بھی ہیں۔

اس کے علاوہ احباب جماعت کو اذان تکبیر اور وضو کے مسائل سے بھی آگاہ کیا جاچکا ہے۔ آپس میں ملاقات ہونے پر اُن کا السلام علیکم کہنا اور مردوں کا عورتوں سے مصافحہ نہ کرنا یہ باتیں اس امر کا ثبوت ہیں کہ وہ اسلامی احکام پر عمل کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

ہماری نومسلمہ بہنیں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ناواقف غیر مسلم لوگوں سے مصافحہ سے اجتناب کرکے مردوں سے بھی زیادہ استقامت کا ثبوت دے رہی ہیں۔

قرآن کریم کی بعض سورتیں حفظ کرنے میں مسٹر اربان مصطفےٰ سب پر سبقت لے جاچکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے سورہ بقرہ کا پہلا رکوع اور قرآن کریم کی آخری تین سورتیں حفظ کرلی ہیں۔ اور مزید سورتیں یاد کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنا

اس ماہ میں اللہ تعالےٰ نے ایک اور خوشی کا موقع عطا فرمایا۔ اور وہ یہ کہ خواتین باجماعت نماز میں شامل ہوئیں۔ چنانچہ ۱۵ر فروری کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلی مرتبہ بوڈاپسٹ میں عورتوں نے مردوں کے پیچھے باجماعت نماز ادا کی۔

عیدالاضحیٰ کی شاندار تقریب

اس دفعہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے نہایت شاندار طور پر عیدالاضحیٰ منانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور باوجود اس امر کے کہ مخالفین احمدیت نے پوری سعی کی۔ کہ ہماری طرف لوگ نہ آئیں پھر بھی کثرت سے لوگ ہماری عید میں شامل ہوئے شہر کے معززین اور اعلیٰ طبقہ کے لوگوں کی چاء اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ اور خاکسار اور برادرم ایاز صاحب نے تقاریر کے ذریعہ آنے والے احباب کو تبلیغ کی۔

عید کے بعد جو جلسہ ہوا اس کی صدارت ڈاکٹر اینڈریو میڈر اسکی نے کی۔ یہ مسلمانوں کے بہت بڑے خیرخواہ اور احمدیت سے دلچسپی رکھنے والے ہیں۔ نیز بوڈاپسٹ میونسپلٹی کے ایک معزز عہدہ پر فائز ہیں۔

الوداعی ایڈریس

اس موقعہ پر برادرم ایاز صاحب کی خدمت میں ایک الوداعی ایڈریس بھی جماعت کے احباب کی طرف سے پیش کیا گیا۔ جو برادرم اربان مصطفےٰ نے پڑھا۔ اس میں جماعت کے احباب نے اپنے مجاہد بھائی کے سال بھر کے کام پر تبصرہ کیا۔ اپنے عقیدت کا اظہار کیا۔ اور دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست کی۔

اس کا جواب برادرم ایاز صاحب نے شکریہ کے رنگ میں دیا۔ اور احباب جماعت کو یقین دلایا۔ کہ وہ کبھی اس جگہ کی جماعت کو نہ بھولیں گے۔ اور ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ مسٹر ناصر فوتنا اور مسٹر جعفر شارندی نے بھی تقاریر کیں۔ پروفیسر ذائتی فرانس نے بھی ایاز صاحب کی اہل ہنگری کی تائید میں مساعی کا ذکر کیا اور ان کی روانگی پر افسوس کا اظہار کیا ڈاکٹر میڈرسکی نے بھی اپنی تقریر میں احمدیت کی اس ملک میں کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ احمدیت کا مستقبل اس ملک میں بہت شاندار ہوگا انشاءاللہ۔

قبول احمدیت

اس ماہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۷ مردوں اور تین خواتین نے احمدیت قبول کی۔ ان میں سے ایک ابراہیم وراتو نامی ہیں۔ یہ جنگ عظیم کے دنوں میں بہت معزز عہدہ پر ممتاز تھے۔ اور اسلام کے لئے حد درجہ غیرت رکھنے والے ہیں۔

دوسرے ڈذیچ عاطف بوسینیا کے ایک مسلمان ہیں۔ ان کو قرآن کریم بھی حفظ تھا۔ مگر اب اس کا اکثر حصہ بھول چکے ہیں۔ تیسرے ٹیلوسز جارج جو ڈذیچ عاطف کے بھائی ہیں۔ یہ اپنے بھائی کی تبلیغ اور سلسلہ کے لٹریچر کے مطالعہ سے آغوش احمدیت میں آئے۔

اسی طرح بویو باسچ بیگو اور ان کی اہلیہ مریم سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کرنے کے بعد داخل احمدیت ہوئیں۔ پھر ان کی تبلیغ سے حسن بہادر اور عباس عبداللہ تبریزی داخل احمدیت ہوئے آخر ماہ میں پروفیسر اندرے فودر جن کا اسلامی نام حمید رکھا گیا۔ داخل احمدیت ہوئے۔ یہ صاحب رائل فزیکل ٹریننگ کالج اور فوج میں کپتان کے عہدہ پر فائز ہیں۔ ایک نوجوان خاتون Salo Fatema نامی جو اس سے قبل عیسائی تھیں۔ وہ بھی داخل احمدیت ہوئیں۔ یہ خاتون ہمارے ہفتہ وار اجلاس میں شامل ہوتی رہیں۔ اور چوتھے جلسہ میں خود ہی بیعت کا فارم پر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اب نماز سیکھ رہی ہیں۔ قاعدہ یسرنا القرآن کا سبق لیتی ہیں۔ اور نمازوں میں شامل ہونا بھی خوشی کا موجب سمجھتی ہیں دوسری خاتون معمّر ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ اکثر نمازوں میں شامل ہوتی ہیں۔ یہ بھی ہمارے ہفتہ وار جلسوں میں شامل ہوکر اسلامی طریق عبادت اور تعلیمات سے متاثر ہوکر آغوش احمدیت میں آگئیں انکا نام Hrienyak M. Maryam ہرینیاک مریم ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ ان سب کی استقامت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

خطوط

اس ماہ میں گیارہ تاریخ تک ۵۴ اور اس کے بعد سے لیکر آخر ماہ تک ۱۸۷ یعنی کل ۲۴۱ خطوط لکھے گئے۔ مشن کا کام اللہ تعالےٰ کے فضل سے روز بروز بڑھتا جارہا ہے اور تبلیغی حلقہ بھی وسیع ہورہا ہے۔ معززین شہر اور حکومت کے افسروں اور اسلام کے ہمدرد لوگوں کو مختلف مواقع پر سن رائز اور مسلم ٹائمز کے پرچے روانہ کئے جاتے ہیں۔

سوسائٹیوں میں شمولیت اور تبلیغ اسلام

اس جگہ لوگ سوسائٹیوں میں اکثر شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں جاکر لیکچر دی اور دوستانہ تعلقات کے ذریعہ تبلیغ کا بہترین موقعہ میسر آتا ہے۔ اس ماہ میں بھی متعدد سوسائٹیوں میں شامل ہوکر ہم نے تبلیغ احمدیت کے مواقع تلاش کئے۔ تورانی سوسائٹی اور توران موومنٹ کی ہمدردی اسلام کیلئے بہت حد تک حاصل ہوچکی ہے۔ اسی طرح دوسری سوسائٹیوں میں سے احمدیت سے دلچسپی رکھنے والے احباب کو جن میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں۔ سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ اور زبانی تبلیغ بھی کی گئی

انفرادی ملاقاتیں

ڈاکٹر جوزف شوموجی اور اسی طرح ایک اور دوست سے جو Francis Hopp Museum. کے ڈائرکٹر ہیں۔ ملاقات کی۔ اول الذکر اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور اپنی ہمدردی اور دوستی کا اظہار کئی مواقع پر کرچکے ہیں سلسلہ کے متعلق بہت دیر تک باتیں دریافت کرتے رہے۔ ان کو قرآن کریم کا پہلا پارہ مطالعہ کیلئے دیا گیا ہے۔ جس کا وہ آج کل مطالعہ کررہے ہیں۔ قرآن کریم کے ہنگری زبان میں ترجمہ کے متعلق انہوں نے بہت گہری خواہش کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ وہ اس بارہ میں ہر قسم کی مدد دینے کو تیار ہیں یہ بھی وعدہ کیا کہ احمدیہ جماعت کے متعلق کوئی مضمون لکھ کر اخبار میں شائع کرائیں گے۔

ترکی طلبا کو تبلیغ

بوڈاپسٹ میں مختلف اطراف سے لوگ آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس ماہ کے آخر میں ترکی یونیورسٹی کے طلبا جن کی تعداد ستر کے قریب تھی آئے۔ برادرم ایاز صاحب نے انکو احمدیہ لٹریچر روانہ کیا۔ انمیں سے بعض انگریزی جانتے تھے۔ اس لئے سن رائز کا وہ پرچہ بھی جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا ترکوں کے متعلق ایک خطبہ جمعہ چھپا ہے۔ روانہ کیا گیا۔ انگریزی میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ بھی بھجوائے۔ اور نیز ایک خط لکھا جسمیں سلسلہ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے ان کو انجمن میں آنے کی دعوت دی۔ لیکن چونکہ ان کا پروگرام تجویز ہوچکا تھا۔ اس لئے وہ نہ آسکے تاہم بذریعہ لٹریچر انکو تبلیغ کردی گئی۔ اس ماہ میں احباب جماعت کے سامنے چندہ عام کی تحریک کیگئی تا مارچ کے ماہ سے باقاعدہ ان سے چندہ وصول کیا جائے چنانچہ برادرم ایاز صاحب اور خاکسار نے احباب کو مالی قربانی کا مفہوم سمجھایا۔ اور صحابہ کرام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کی مثالیں دے کر واضح کیا۔ کہ قربانی ایک نہایت ضروری شے ہے۔ مسٹر اربان مصطفےٰ نے بھی تقریر کی۔ اس کے بعد احباب جماعت نے نہایت ایثار اور قربانی کا ثبوت دیتے ہوئے ماہوار چندہ بقدر استطاعت لکھوایا۔ اور ادائیگی کا وعدہ کیا۔ آخر میں درخواست ہے کہ احباب نومسلمین کی استقامت اور اخلاص کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ نیز خاکسار کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجھے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے منشار کے مطابق تقویٰ اخلاص اور اسلامی روح کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وائسرائے ہند میلہ جہاز گڑھ ضلع رہتک میں

۶ ماہ حال کو صبح کے وقت حضور وائسرائے ہند معہ لیڈی صاحبہ میلہ مویشی جہاز گڑھ میں تشریف لائے۔ کمشنر صاحب انبالہ نے فوجیوں اور دیگر رؤسا سے تعارف کرایا۔ پھر آنریری کپتان لعل چند صاحب۔ کپتان دلیپ سنگھ صاحب۔ خان صاحب مولوی محمد عبداللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ویٹرنری اور خان صاحب سید غلام حسین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ویٹرنری کو مقرر کیا۔ کہ وائسرائے بہادر کو میلا دکھائیں وائسرائے بہادر کو مال مویشی دیکھنے کا اتنا شوق ہے۔ کہ وہ مویشیوں کے درمیان بخوشی پھرتے رہے اور مالکان سے جانوروں کی قیمت۔ دودھ وغیرہ کے متعلق دریافت فرماتے رہے سید غلام حسین صاحب نے عرض کیا۔ کہ علاقہ ہریانہ کے مویشی بہت مشہور ہیں۔ اور یہ علاقہ ضلع حصار۔ گوڑگانوہ اور رہتک تک پھیلا ہوا ہے۔ محکمہ ویٹرنری نے گذشتہ دس سال سے ان اضلاع میں ہریانہ کیٹل بریڈنگ سکیم چلائی ہے تاکہ ہریانہ نسل کے مویشی ترقی کریں قاعدے کے مطابق سو گائیوں پر ایک سانڈ ہو تب نسل جلدی ترقی کرتی ہے اس حساب سے صوبہ پنجاب میں ۱۵ ہزار سانڈ کم ہیں۔ مگر ضلع رہتک سانڈوں کی نسبت پوری کر چکا ہے۔ کیونکہ ضلع بھر میں ۸۷ ہزار گائیں ہیں۔ اور ۸۸۸ سانڈ ہیں۔

پھر سید صاحب نے عرض کیا۔ کہ ضلع بھر سے ۸ ہزار دودھال گائیں اور دس ہزار دودھال بھینسیں ہر سال رہتک کے ریلوے اسٹیشنوں سے کلکتہ۔ بمبئی مدراس اور کراچی بھیجی جاتی ہیں۔ اور جو پیدل لے جائی جاتی ہیں۔ ان کی تعداد کا علم نہیں باوجود اس کے ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۵ء کی جب مال شماری دیکھتے ہیں۔ تو ۱۴ ہزار گائیں اور ۱۵ ہزار بھینسیں گذشتہ پانچ سالوں میں ضلع بھر میں بڑھ جاتی ہیں۔ اس پر ہز ایکسیلنسی بہت خوش ہوئے۔ میلہ منڈی میں ایک گھنٹہ پھرنے کے بعد شامیانہ کے نیچے بیٹھ گئے۔ اور ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے مویشی پچاس پچاس کی تعداد میں دکھلائے گئے۔ جن میں سے اول درجہ والوں کو حضور نے اپنے ہاتھ سے چالیس روپیہ نقد اور ایک ایک تمغہ بطور انعام دیا۔

اس کے بعد خان صاحب سید غلام حسین صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور اپنے ملک کے زمیندار معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ پہلا کام جو ہندوستان میں تشریف لاتے ہی اس ملک میں آپ نے کیا وہ اپنی جیب سے دہلی صوبہ کو تین سانڈ ترقی نسل مویشی کے واسطے عطا فرمانا تھا۔ دہلی صوبہ کو سانڈ عطا کرتے وقت جو تقریر آپ نے فرمائی تھی۔ اس کے میں چند فقرے اس موقعہ پر اس لئے دہراتا ہوں۔ کہ حاضرین کو حضور کے جذبات کا علم ہو جائے اور وہ یہ ہیں۔

آلات زراعت پر وقت اور روپیہ خرچ کرنا فضول ہوگا۔ اگر زمیندار کے پاس ان آلات کو استعمال کرنے کے واسطے بیلوں کی جوڑی کمزور ہو۔ زمیندار کی گائے۔ اس کے بال بچوں کے واسطے اعلیٰ ڈاکٹر ہے۔ کیونکہ اس کے دودھ سے سب کی صحت ترقی کرے گی۔ کمزور جوڑی بیلوں کی وجہ سے زمیندار نہ اچھی طرح ہل چلا سکتا ہے۔ اور نہ اپنے اناج کو فروخت کے لئے منڈی تک پہنچ سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے جو فقرہ فرمایا۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ سنہری حرفوں سے لکھ کر ہر شہر قصبے اور گاؤں میں لٹکا دیا جائے۔ اور وہ یہ ہے۔ میرے دوستو اگر تم چاہتے ہو کہ ہندوستان کی مدد کرو تو زمیندار کی مدد کرو۔ اور زمیندار کی امداد کا اعلیٰ طریقہ یہی ہے۔ کہ تمام ملک میں ترقی نسل مویشیان کی جائے

اس پر آپ نے سید صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آپ نے تو میری تقریر حفظ کر رکھی ہے۔ پھر فرمایا۔ بے شک میرے یہی خیالات اور جذبات ہیں اس کے بعد چند رؤسا نے حضور وائسرائے کی خدمت میں ایک ایک سو روپیہ نقد ضلع میں سانڈ بیل خرید کر چھوڑنے کے واسطے پیش کیا۔ جسکو قبول کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہوا۔

نامہ نگار

رپورٹ مناظرہ مابین جماعت احمدیہ و آریہ سماج کراچی

احباب کو معلوم ہے۔ کہ کراچی میں ۲۸، ۲۹ مارچ کو جماعت احمدیہ اور آریہ سماج کے مابین قدامت روح و مادہ اور تناسخ پر دو دن عظیم الشان مناظرے ہوئے کراچی کی آریہ سماج نے غالباً ۲۳ سے لے کر ۲۹ مارچ تک سالانہ جلسہ کیا جسمیں ان کے چیدہ چیدہ مشہور لیکچرار موجود تھے اور مناظرہ کے لئے پنڈت رامچندر دہلوی کو بلایا ہوا تھا چونکہ انہیں پنڈت صاحب مذکور پر خاص ناز تھا اس لئے مناظرہ کی تاریخ سے بہت پیشتر انہوں نے تمام اسلامی و غیر اسلامی انجمنوں کو کھلی دعوت دے رکھی تھی۔ کہ جس کا جی چاہے پنڈت صاحب سے آریہ سماجی عقائد پر مناظرہ کر لے ہم نے فوراً یہ چیلنج قبول کر لیا اور مرکز سے مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور مہاشہ محمد عمر صاحب تشریف لائے۔ آریہ سماج کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انتظام نہایت اچھا تھا۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ اور پانچ چھ ہزار کے مجمع میں مناظر صاحبان آلہ نشر الصوت کے ذریعہ اپنی آوازوں کو عمدگی سے پہنچا رہے تھے۔ بلکہ احاطہ سے باہر بھی سینکڑوں آدمی کھڑے ہو کر سن رہے تھے۔ ہر فریق کا ایک ایک پریذیڈنٹ تھا۔ ہمارے پریذیڈنٹ مہاشہ محمد عمر صاحب تھے اور ان کے لالہ خوشحال چند صاحب ایڈیٹر ملاپ تھے۔ ہر دو مناظروں میں مولانا ابوالعطاء صاحب نے ایسے وزنی اعتراضات کئے کہ مسلم پبلک کے علاوہ ہندوؤں آریوں اور سکھوں نے بھی ہمارے مناظر کے ناقابل تردید دلائل کی از حد تعریف کی اور کھلم کھلا اس بات کا اعتراف کیا کہ پنڈت صاحب مولوی صاحب کے اعتراضات کا جواب نہیں دے سکے اور نہ وہ دے سکتے تھے۔ کیونکہ پنڈت صاحب ایسے مسائل کی حمایت میں کھڑے تھے جو غیر فطرتی تھے اور سلیم الفطرت انسان کا کانشنس ان خلاف عقل مسائل کو قبول کرنے کیلئے کبھی بھی تیار نہیں ہو سکتا۔ بہر کیف مشتے نمونہ از خروارے ہم ذیل میں چند اعتراضات کا ذکر کرتے ہیں جو مولانا نے پنڈت صاحب پر کئے

(۱) اگر ہر اختلاف کا باعث گذشتہ جنم ہی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ایشور۔ روح و مادہ میں اختلاف ہے۔ حالانکہ تم ان کا پہلا جنم کوئی تسلیم نہیں کرتے۔ (۲) کیا وجہ ہے۔ کہ سوامی دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں تندرست بچے پیدا کرنے کے لئے مختلف طریقے بتائے ہیں۔ (۳) تناسخ کی صورت میں تمہیں یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ پنڈت دیانند صاحب اور تمام آریوں کے گذشتہ اعمال انگریزوں کے گذشتہ اعمال کی نسبت برے تھے۔ کیونکہ موجودہ جنم میں انگریز حاکم ہیں۔ اور آریہ محکوم۔ (۴) تمہاری کتب میں صاف لکھا ہے کہ جو شخص برہمن کو قتل کرے وہ گائے کے جنم میں جاتا ہے۔ اس صورت میں کیا وجہ ہے۔ کہ تم مسلمانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتے جو گائے کو ذبح کر کے کھاتے ہیں۔ بلکہ الٹا گائے پوجتے ہو (۵) اگر تمہاری محکومیت گذشتہ اعمال کی خرابی کی وجہ سے ہے۔ تو سوراج کے لئے جد و جہد کے کیا معنی؟ کیوں تناسخ پر ایمان لا کر اس جد و جہد کو ترک نہیں کر دیتے۔ کیونکہ ویدوں کی رو سے جب تک تمہارے گذشتہ اعمال کا تقاضہ ہے۔ تم لاکھ کوشش کرو تم محکوم کے محکوم ہی رہو گے۔ اور جب وہ اعمال ختم ہو جائیں گے۔ تم چاہے کوشش کرو یا نہ کرو آزادی تمہارے قدم چومنے کیلئے خود بخود تیار ہو جائے گی۔

ان اعتراضات کے جوابات تو پنڈت صاحب نے کیا دینے تھے پبلک کو دھوکہ میں ڈالنے کیلئے قرآن مجید کی چند آیتوں کو پڑھ کر اپنا مدعا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہے۔ حالانکہ پہلی ہی باری میں مولانا نے تمام پیش کردہ آیات کا مفہوم مدلل طور پر سمجھا دیا تھا۔ بہر حال جسقدر آیات پنڈت صاحب

73

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزیر ہند کی تقریر کے جواب میں گاندھی جی کا بیان

واردھا ۱۰ اپریل "ٹائمز" میں لارڈ لوتھین کا جو مقالہ شائع ہوا ہے اور دارالامراء میں لارڈ زٹلینڈ نے جو تقریر کی ہے۔ اس کے جواب میں گاندھی جی نے حسب ذیل بیان شائع کرایا ہے

میں نے لارڈ لوتھین کی اپیل پڑھی ہے۔ مجھے ان ملاقاتوں کے الفاظ اچھی طرح یاد ہیں۔ جو میں نے ممدوح اور دوسرے احباب سے کی تھیں۔ اس وقت جس صوبجاتی آزادی کی تصویر کھینچی جا رہی تھی۔ وہ موجودہ صوبجاتی آزادی سے مختلف تھی۔ لارڈ زٹلینڈ کی تقریر نے میرے اس نظریے کی تائید کر دی ہے۔ کہ برطانیہ کے سیاستدانوں کے آئندہ عزائم مشتبہ ہیں۔ حکومت برطانیہ ہندوستان سے سور استفادہ کرنا چاہتی ہے۔ مگر کانگرس اس کے اس اصول سے متفق نہیں ہو سکتی۔ میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اور سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے مندرجات کو نہیں بھولا۔ میں نے کانگرس کمیٹی کو وزارتوں کی قبولیت سے متعلقہ شرط کا مشورہ محض اس لئے دیا تھا۔ کہ کانگرس کے قانون دان اصحاب نے قانونی وضاحت سے میری تشفی کر دی تھی۔ کہ صوبوں کے گورنر ایکٹ کی دفعات کی حدود سے تجاوز کئے بغیر مجوزہ اطمینان دلا سکتے ہیں۔ میں اس امر کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ کہ سر سیموئیل ہور نے میری امداد کرنے کے لئے اعلان کیا تھا۔ میں نے ان کا اعلان اپنے کانوں سنا تھا۔ اور اگر وہ اس کی تردید کریں۔ تو میں بغیر دلیل کے اسے منظور کر لوں گا۔

قانون دانوں کی رائے

اس وقت ہندوستان پر اس لئے مایوسی طاری ہے۔ کہ حکومت نے اس کی خواہش کے بغیر اس پر ایک ایسا ایکٹ ٹھونپ دیا ہے۔ جسے ملت ہند نامنظور کر رہی ہے۔ اس وقت حکومت کو چاہئیے تھا۔ کہ اس کے مفہوم کی وضاحت کے لئے غیر جانبدار ٹریبونل قائم کرتی مگر افسوس اس نے ایسا نہیں کیا۔ مسلمان ہندو۔ پارسی اور دوسری قوموں کے وکیل جو حکومت کے نزدیک بھی بڑی عزت کے مالک ہیں۔ اعلان کر رہے ہیں کہ صوبوں کے گورنر ایکٹ کی دفعات سے تجاوز کئے بغیر مجوزہ اطمینان دلا سکتے ہیں چنانچہ وہ حکومت کے حال ہی کے اعلانات کو غیر منصفانہ۔ حاکمانہ اور اغراض پر مبنی ظاہر کر رہے ہیں۔ مجھے اعتراف ہے۔ کہ چند قانون دان حکومت کے نظریہ کی بھی تائید کر رہے ہیں۔ لہٰذا میں انہیں دعوت دیتا ہوں۔ کہ تین ارکان پر مشتمل ایک غیر جانبدار ٹریبونل قائم کریں۔ جن میں سے ایک کانگرسی دوسرا برطانوی حکومت کی طرف سے مقرر ہو۔ اور تیسرا ممبر یہ خود منتخب کر لیں اس ٹریبونل کو اختیار دیا جائے۔ کہ اس موضوع پر بحث کر کے دو ممبروں کے اتفاق سے کوئی فیصلہ کر لیں۔

وزارتیں

چونکہ عارضی وزارتوں کا موضوع بھی زیر بحث ہے۔ لہٰذا میں اس موضوع کو بھی اسی ٹریبونل کے پیش کر دوں گا۔ وزارتیں صرف اسی صورت میں قبول کی جا سکتی ہیں۔ جب کہ ترقی کی رفتار کے متعلق اطمینان حاصل ہو جائے۔

اقلیات کے حقوق

مجھے افسوس ہے۔ کہ لارڈ زٹلینڈ پھوٹ ڈال کر حکومت کرنے کے مشہور اصول پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ کانگرس جس صورت میں کہ اقلیات کے حقوق سے تجاوز کرے دو دن تک زندہ نہیں رہ سکتی۔ کانگرس کی وزارتوں نے بشرطیکہ وہ قائم ہو گئیں۔ جس دن اقلیات سے غیر منصفانہ رفتار شروع کر دی اسی دن ان کی اپنی قبر کھودی جائیگی لہٰذا میں ان حروف کے استعمال پر مجبور ہوں۔ کہ لارڈ زٹلینڈ نے جو کچھ کہا ہے۔ اپنی تلوار کے زور پر کہا ہے۔ حقائق کے زور پر نہیں کہا لارڈ زٹلینڈ کا یہ بیان بھی حقیقت سے عاری ہے۔ کہ کانگرس قاعدہ و قانون سے بالاتر رہنا چاہتی ہے۔ کانگرس جیسی زبردست اکثریت والی جماعت اس قسم کے شریفانہ اطمینان کو حاصل کرنے پر مجبور رہے۔

زراعت

ریتلی زمین کو قابل زراعت بنانے کا طریق

ریتلی زمین کو درست کرنے کے لئے دو امور ضروری ہیں۔ اول منڈیریں اس قدر مضبوط ہوں۔ کہ بارش کا پانی ضائع نہ ہونے پائے۔ دوسرے زمین میں باقاعدہ قطاروں درخت نصب کئے جائیں۔ درخت بجائے خود ایک مفید چیز ہے اس سے بہت سی زمی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ اور ناتجربہ کار کسان اس لئے درخت نہیں لگاتے کہ درخت کے سایہ کے نیچے معمولی فصلیں نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے باوجود مالکان اراضی ہونے کے ان کے پاس ایندھن کے لئے بھی لکڑی نہیں ہوتی۔ اور بجائے لکڑی کے گوبر جلانا پڑتا ہے۔ جو نہایت اعلیٰ درجہ کی کھاد ہے۔ اگر لکائن اور توت وغیرہ کے درخت قطاروار لگائے جائیں۔ اور ان کے سایہ کے نیچے مناسب فصل کی کاشت کی جائے تو بجائے نقصان کے فائدہ ہوتا ہے۔ منڈیر کے ساتھ ساتھ درختوں کی قطار چلی جائے۔ اور درختوں کی قطار کے ساتھ ترکاری از قسم کدو۔ بینگن۔ ٹماٹر کاشت کی جا سکتی ہے۔ کدو کی کاشت عام طور پر فروری میں ہوتی ہے لیکن درختوں کے نیچے کدو یکم دسمبر کو کاشت کیا جا سکتا ہے۔ اور منڈی میں زیادہ سے زیادہ قیمت وصول کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح اگر ٹماٹر جنوری میں میدان میں بوئے جائیں۔ تو سردی سے جل جاتے ہیں۔ لیکن اگر ان کو درختوں کے نیچے ان کی پنیری لگا دی جائے۔ تو درختوں کے سائے کی وجہ سے کہر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور سردی کے دور ہوتے ہی بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جو زمینیں ذرا فاصلے پر ہوں وہاں درختوں کے قریب حاشیہ کے طور پر گن گراس لگایا جا سکتا ہے۔ اس گھاس کی خوبی یہ ہے۔ کہ درختوں کے سائے کے نیچے میدان اور کھلی زمین کی نسبت زیادہ چارہ دیتا ہے۔ یہ ایسے ملکوں کی گھاس ہے۔ جہاں گرمی اور سردی دونوں کم ہوتی ہیں۔ اس لئے درختوں کی اوٹ میں یہ دونوں موسموں کی شدت سے بچ جاتا ہے۔ اسی طرح توری بعض اقسام کے کدو۔ ٹماٹر دیسی ترکاریاں غالباً اپنی جنگلی حالت میں درختوں کے نیچے پھلتی پھولتی ہیں۔ لیکن اس قسم کی کاشت کے لئے کھاد کی کافی مقدار استعمال کرنی پڑے گی۔ اور ایسی صورت میں درخت کا وجود فصلوں کے لئے مفید ہو گا۔ اور فصل کا وجود درختوں کے لئے۔ یہ صرف ایسے زمینداروں کے لئے ہے۔ جن کے رقبے بہت تھوڑے ہیں۔ وسیع رقبے کے مالکوں کے لئے اس قسم کی محنت اور دردسری کی ضرورت نہیں۔

خاکسار:۔ فتح محمد سیال

(الفضل) دوسرے احباب کو بھی چاہئیے۔ کہ زراعت کے متعلق اپنے علمی اور عملی تجربے برائے اشاعت بھیجتے رہیں۔ تاکہ ہماری جماعت کا زمیندار طبقہ ان سے فائدہ اٹھا سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زائد کارکن مقرر کرنیکی ضرورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کے لئے زائد کارکن مقرر فرمانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ میں بحیثیت سیکرٹری مال اپنے پندرہ سالہ تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ چندہ کی وصولی کے لئے جس قدر کارکن زیادہ ہونگے اتنا ہی چندہ آسانی کے ساتھ وصول ہوجاتا ہے۔ بیشک وقت کی قربانی کرنی پڑتی ہے مگر بغیر قربانی کے کوئی کام ہو بھی نہیں سکتا۔ احباب دُور دُور فاصلے پر رہتے ہیں۔ بعض دوست ایک ایک گاؤں میں تنہا ہی رہتے ہیں۔ اُن میں پرجوش بھی ہیں اور کمزور بھی۔ بعض ذرا ہی تحریک کے محتاج ہوتے ہیں۔ بعض دوسرے کا سہارا چاہتے ہیں اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ کارکن بڑھائے جائیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو دنیا میں ہر شخص کچھ تحریک کر کے دوسرے سے کچھ لینا چاہتا ہے۔ اور ہر شخص اپنی ذات کے لئے کچھ نہ کچھ کام کر رہا ہے۔ تاکہ اس کی زندگی آرام سے گزرے۔ اور اس کے بچوں کیلئے بھی آرام و آسائش ہو۔ مگر یہ سب باتیں اِسی زندگی کے لئے ہیں۔ اگرچہ مومن کے لئے یہ بھی دین ہی ہے۔ جس نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ بس کیا ہی خوش قسمت ہیں۔ وہ کارکن۔ جو خدا کے ملائکہ بن کر نیکی کی تحریک کریں۔ اور لوگوں سے خدا کے نام پر روپیہ وصول کریں۔ اور اپنی اور اپنے بھائیوں کی زندگیوں کو نیک بنائیں۔ خدا ہم سب کا خاتمہ نیکی پر کرے۔ اور دین کے لئے بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار۔ غلام حسین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ۔ دہلی

سکرٹریان تبلیغ صوبہ سندھ توجہ فرمائیں

جملہ سکرٹری صاحبان تبلیغ صوبہ سندھ براہ نوازش اس ماہ کی ۳۰ تاریخ تک اپنی مکمل و مفصل تبلیغی رپورٹیں اس عاجز کو بھیجدیں۔ تاکہ یکم مئی کو سارے سندھ کی تبلیغی رپورٹ مرتب کر کے قادیان بھیجی جا سکے۔ نیز اس اعلان کو دیکھتے ہی ہر سیکرٹری تبلیغ اپنا پتہ معہ مقامی جماعت اور علاقہ کے حالات کے فوراً ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جماعت کے افراد کو وقت وقف کرنے کی پرزور تحریک کریں۔ تبلیغ نہایت گرمجوشی سے شروع کردیں :- محمد حسین خان پراونشل سکرٹری تبلیغ صوبہ سندھ واری تڑ روڈ سکھر

اُمیدواران پٹوار کی افسرانِ بالا سے درخواست

چیف انجنیر صاحب بہادر انہار پنجاب کے دفتر سے ایک چٹھی نمبری ۲۳۱ یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو جاری ہوئی تھی۔ کہ مڈل پاس امیدواران پٹوار نہر کے نام خارج کر دئے جائیں۔ اس کی رُو سے تمام امیدواران پٹوار کے نام خارج کر دئے گئے۔ پھر افسران بالا کو توجہ دلائی گئی۔ تو چیف انجنیر صاحب بہادر نے دوبارہ اپنے حکم کی ترمیم فرماتے ہوئے اپنی چٹھی ۸۸۴ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۳۶ء میں تحریر فرمایا۔ کہ جو امیدوار یکم جولائی ۱۹۳۶ء سے پہلے کے مڈل پاس ہیں۔ ان کے نام بحال رکھے جائیں۔ مگر آج تک اس کا کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ افسران بالا کو اس بے انصافی کی طرف توجہ فرمائی چاہیئے :- (ایک امیدوار)

پنجاب میں مرضِ جذام کا انسداد و علاج

۱۹۳۶ء میں برٹش ایمپائر لیپروسی ریلیف ایسوسی ایشن پنجاب برانچ کی اہم کارگذاری یہ تھی۔ کہ صوبہ ہذا میں مرض جذام کے متعلق دریافت کے کام کو جاری رکھا گیا۔ اس کی تشخیص اور معالجے کا کام ڈاکٹروں کو سکھایا گیا۔ علاج کے نئے مراکز قائم کئے گئے۔ اور جذام خانوں کی حالت کو بہتر بنایا گیا۔ جذامیوں کے علاج میں توسیع و ترقی ہوئی۔ اضلاع ہوشیارپور۔ گجرات۔ انبالہ۔ راولپنڈی۔ اور گورداسپور میں جذام کے متعلق دریافت کا کام تکمیل کو پہنچا۔ کل ۱۰۸۶ دیہات کے حالات جمع کئے گئے۔ جن کی آبادی ۴۴۶۸۸۴ ہے۔ ۹۹ دیہات میں جذام کے ۱۹۵ مریضوں کا پتہ لگایا گیا۔ جن میں ۱۵۲ مرد اور ۴۳ عورتیں تھیں۔ ۵۳ ڈاکٹروں ۲ نرسوں اور ایک سینٹری انسپکٹر کو جذام کی تشخیص علاج اور انسداد کی تعلیم دی گئی۔ اس وقت صوبہ ہذا میں ہیلتھ افسر ۱۳ ۲۳ ڈاکٹر ۳ سینٹری انسپکٹر اور ۲ نرسیں ہیں جنہوں نے جذام کے علاج و انسداد میں خاص تربیت حاصل کی ہے۔ پراونشل لیپروسی آفیسر نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور۔ میڈیکل سکول امرتسر اور زنانہ کرسچن میڈیکل کالج لدھیانہ کے آخری سال کے طلباء اور ان ڈاکٹروں کی جماعت کو جو یہ سیکھنے کے لئے آئے تھے۔ لیکچر دئے۔ اور عملی مظاہرے کئے۔ علاج کیلئے نئے ۲۸ مراکز قائم کئے گئے۔ جس سے صوبہ بھر میں ایسے مراکز کی تعداد ۸۰ تک پہنچ گئی۔

پنجاب برانچ کے سرمایہ میں سے ۱۴۹۳۰ روپیہ کی رقم اصلاحی کاموں کیلئے مثلاً جذام خانہ انبالہ میں ایک کمرہ لیبوریٹری ایک کمرہ شفاخانہ اور ایک کمرہ جراحی علاج کیلئے تعمیر کیا گیا۔ جذام خانہ راولپنڈی میں جذامی والدین کے تندرست بچوں کو علیحدہ رکھنے کے لئے گھر قائم کیا گیا۔ جذام خانہ پالم پور میں متعدی مریضوں کے لئے ایک نیا وارڈ کھولا گیا۔ اور دیگر جذام خانوں میں پانی اور بجلی کی روشنی وغیرہ بہم پہنچانے کے متعلق چھوٹی چھوٹی اصلاحیں نافذ کی گئیں جذام کے مریضوں کی مجموعی تعداد ۱۰۲۸ تھی۔ جس میں سے سال مذکور کے دوران میں ۱۰۸۶ مریض زیر علاج رہے۔ جو مریض شفایاب ہوئے۔ ان کی تعداد ۲۰۴ تھی۔ اور جن کو فائدہ پہنچا۔ اور بہت فائدہ پہنچا۔ ان کی تعداد بالترتیب ۲۴۰ اور ۲۴۸ تھی ۲۹۲ مریضوں کی بیماری رک گئی۔ اور ان کی حالت بوجہ علاج خراب نہ ہوئی۔ اور ۲۲ مریضوں کی حالت بدتر ہوگئی۔ سال مذکور میں اموات کی مجموعی تعداد ۶۲ تھی :-

(محکمہ اطلاعات۔ پنجاب)

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور ۱ء بلا فاقہ کشی و پرہیز و بلا ضرر روزانہ (۱-۶ اونس) پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے قیمت مکمل ایک ماہ کیلئے پانچ روپیہ محصول ۹ر

حب نوازی ۲ء عورتوں کی جملہ امراض رحم بیقاعدگی حیض ہمیشہ کا درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت آنا رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کیلئے از حد مفید ثابت ہو چکی ہے۔

قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۶ گولی مروق ایک روپیہ محصول ۶ر

مفرح نوازی ۳ء نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا۔ ہمیشہ بدن چست۔ طبیعت خوش۔ حافظ تیز کرنے والا۔ مقوی دل و دماغ و دیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ۲۴ روز کی خوراک۔ قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۶ر ملنے کا پتہ :-

احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد جابر تمغہ یافتہ

74
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت

(۱) رشتہ:- ایک صاحب نومسلم (پہلے عیسائی تھے) عمر ۱۷، ۱۸ سال پیشہ خالص زمینداری۔ امی۔ مخلص خاندان کے مخلص فرد کے لئے دیندار لڑکی کی ضرورت ہے۔

(۲) دندان سازی:- مکمل مشین ہائے دندان سازی اور سامان متعلقہ بالکل نیا۔ صرف چند یوم استعمال کیا گیا ہے۔ غیر معمولی رعایتی قیمت پر فروخت کیا جا دے گا۔ یا کوئی صاحب جو اس کام کے ماہر ہوں۔ شراکت میں اس جگہ کام کر سکتے ہیں۔

خان حبیب احمد رینالہ خورد ضلع منٹگمری

تعارف

ہومیو پیتھک علاج کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دوا کا بیرونی استعمال کم ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ضرورتمند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے اپنے مقامی سکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔ ایم۔ ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

کرایہ پر مکان دینے اور لینے والوں کو مفید مشورہ

قادیان میں بہت سے احباب ایسے ہیں جو باہر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہاں اپنے مکانات کو کرایہ پر دینے اور کرایہ کی وصولی وغیرہ کیلئے بہت سی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور بعض اوقات اس وجہ سے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے اسی طرح باہر سے آنے والے احباب کو بھی ناواقفیت کی وجہ سے کرایہ پر مکان کا انتظام کرنے میں دقت ہوتی اور بعض اوقات سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اس لئے اپنے مکانات کرایہ پر دینے والے اور لینے والے دونو اگر جنرل سروس کمپنی قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ تو بہت فائدہ میں رہینگے اور بہت سی پریشانی اور تکلیف اور نقصان سے بچ جائیں گے۔

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنے (عہ۸) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

مفرح یاقوتی

شادی ہو گئی؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے

یہ مرد عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالے کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اسکے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسکے اندر کوئی زہریلی اور نشہ آور دوا شامل نہیں ہے دنیا بھر میں ہزاروں انسان مفرح یاقوتی استعمال کر کے ہر قسم کی کمزوری وغیرہ سے نجات حاصل کر چکے ہیں اور حسن و جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (عہ) میں ایک ماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

قبروں کے کتبے

سفید۔ سیاہ۔ سبز۔ نیلے سرخ ہر رنگ میں سیمنٹ کے بنے ہوئے مضبوط پائیدار کبھی نہ مٹنے والے حروف میں

قیمت

عام حالت میں جبکہ نام عمر۔ تاریخ وفات درج کرنی ہو۔ چار روپیہ (سائز ۱۰" × ۱۶") بیرون قادیان علاوہ مذکورہ بالا قیمت کے خرچہ ریل وغیرہ بذمہ خریدار آرڈر کے ساتھ نصف قیمت پیشگی لازمی ہے۔ کتبہ کا وزن عام طور پر چار پانچ سیر ہوتا ہے دور دراز جگہ آسانی گانٹی میں بھیجا جا سکتا ہے

گارنٹی

۵-۱۰ یا بیس سال کے بعد یا کبھی بھی کتبہ کے حروف مٹ جاویں تو قیمت واپس۔ ادا شدہ واپس۔ کیجا ویگی آرڈر پر ہر سائز کا کتبہ تیار ہو سکتا ہے۔ قیمت و اجبی

بنوانے کا پتہ:- کنکریٹ انڈسٹریز ہوزری روڈ۔ قادیان

دہلی ۱۱ اپریل۔ لکھنؤ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پنڈت گوبند بلبھ پنت لیڈر کانگرس پارٹی نے گورنر یوپی کو ایک خط لکھا تھا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ کثیر التعداد ارکان کی خواہش ہے۔ کہ اسمبلی کا اجلاس فوراً بلایا جائے۔ گورنر نے اپنے جواب میں اجلاس منعقد کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

انقرہ ۱۱ اپریل۔ ترکیہ کی پارلیمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شام کے حال ہی میں مسلح ڈاکوؤں نے ترکیہ کے علاقہ پر کئی چھاپے مارے ہیں جن سے یہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ خاص حفاظتی تدابیر اختیار کی جائیں اور ترکیہ اور شام کی سرحد پر فوج کا اضافہ کیا جائے۔ کئی ارکان نے فرانس پر الزام لگائے۔ کہ ان چھاپوں کی ذمہ داری اس پر عاید ہوتی ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا۔ کہ ترکیہ کسی کے سامنے جھکنے کو تیار نہیں۔ نہ اسے کسی کی دھمکیوں کی پرواہ ہے۔ وہ اپنے حقوق اور عزت کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۹ اپریل کو سامان کی ۵۴ لاریاں وزیرستان میں ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف روانہ ہوئیں۔ ان کی حفاظت کے لئے چار مسلح موٹریں اور فوجی لاریوں میں ۱۲۵ مسلح سپاہی موجود تھے۔ راستہ میں سرحدی قبائل کے ایک دستہ نے ان پر فائر کرنے شروع کر دیئے۔ اس لشکر میں وزیر اور محسود دونوں شامل تھے لاریوں کی حفاظت کے لئے سپاہیوں کا ایک اور دستہ مشین گنیں اور چند مسلح موٹریں پہنچ گئیں۔ اس کے علاوہ چند ہوائی جہاز بھی آ پہنچے۔ لڑائی میں ایک ہوائی جہاز کے گولی لگی جس کی وجہ سے وہ ایک مقام پر اترنے کے لئے مجبور ہو گیا۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ سرکاری فوج کے ۲۵ آدمی ہلاک ہوئے۔ جن میں ۶ برطانوی افسر شامل ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ لارڈ زٹلینڈ کے بیان نے دہلی کے غیر سرکاری حلقوں میں سخت مایوسی پیدا کر دی ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ کانگرس ایک اور جنگی پروگرام تیار کرنے پر مجبور ہو جائے گی بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ مصالحت کے لئے موزوں اقدامات کئے جائیں تو لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند اور مسٹر گاندھی کے درمیان مصالحت ہو سکتی ہے۔

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل شام مسٹر سی۔ بینرجی رکن کونسل آف سٹیٹ کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔

میڈرڈ ۱۱ اپریل۔ میڈرڈ کی محافظ فوج نے اعلان کیا ہے۔ کہ باغی یونیورسٹی شہر پر پانچ ماہ سے قابض ہیں۔ لیکن سرکاری فوج نے باغیوں کا محاصرہ کر لیا ہے۔ ۷۰ طیارے اس کی امداد کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۱ اپریل۔ یوپی میں متوازی اسمبلی قائم ہونے کی اطلاع کے ساتھ لکھنؤ سے یہ اطلاع بھی پہنچی ہے۔ کہ اگر کانگریس نے متوازی اسمبلیاں قائم کیں۔ تو گورنر اس کو برداشت نہیں کریں گے۔ اور اپنے خاص اختیارات سے انہیں ناجائز قرار دیدیں گے۔

الہ آباد ۱۱ اپریل۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۶ اپریل کو واردھا میں منعقد ہوگا۔

الہ آباد ۱۱ اپریل۔ سر تیج بہادر سپرو نے اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں لارڈ زٹلینڈ کا بیان پڑھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ انہوں نے کوئی تعمیری تجویز پیش نہیں کی۔ اس لئے ان کا بیان مایوس کن ہے

رنگون ۱۱ اپریل۔ گورنر برما نے مسٹر سی۔ الیف۔ ایگر بیرسٹر ایٹ لا کو ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا ہے۔

لنڈن ۱۱ اپریل۔ واشنگٹن میں پارچہ بافی کی صنعت کے متعلق جو کانفرنس ہونے والی ہے۔ سر فیروز خان اس کی سیلیکشن کمیٹی کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ دہلی یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد اسمبلی ہال میں کنور سر جگدیش پرشاد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ ۳۳۰ طالب علموں اور ۲۰ طالبات کو ڈگریاں دی گئی ہیں۔

احمد آباد ۱۱ اپریل معلوم ہوا ہے کہ ریاست بڑودہ کا کنٹونمنٹ رقبہ سوائے ریذیڈنسی کے ریاست کے حوالے کر دیا جائے گا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بڑودہ کے اردگرد چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے الحاق کی سکیم پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

دہلی ۱۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی میں نواب صاحب چھتاری اعلان کرنے والے ہیں۔ کہ گورنمنٹ پہلے چھ ماہ کے لئے کسانوں کا چالیس فیصدی مالیہ معاف کر دے گی۔ اس وقت وزارت کے سامنے یہی سوال درپیش ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر بھی اس کے حق میں ہیں۔

بمبئی ۱۱ اپریل۔ بمبئی کے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا ایک اجلاس مسٹر جناح کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مسٹر حسین علی کے وزارت قبول کرنے کے خلاف اظہار ناپسندیدگی کرتے ہوئے انہیں لیگ کے قواعد کی خلاف ورزی کے جرم میں بورڈ کی رکنیت سے علیحدہ کر دیا گیا۔

روما ۱۱ اپریل۔ مسولینی کے حال کے سفر لیبیا کے دوران میں باشندگان لیبیا نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ لیبیا کے باغیوں کو عام معافی دی جائے۔ ۴۳ ملین لیرہ قرض دیا جائے اور افریقن نوآبادیات لیبیا کیلئے ایک علیحدہ بحری اور بری فوج بنائی جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سائنیور مسولینی نے اس سلسلہ میں کابینہ کے اجلاس میں یہ مراعات دینے کا اعلان کیا ہے۔

ویلنشیا ۱۱ اپریل۔ اراغون کے محاذ پر سرکاری افواج اور باغیوں کے درمیان سخت جنگ ہو رہی ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ سرکاری افواج نے زبردست حملہ کر کے باغیوں کو بھگا دیا ہے۔ پرسوں جو لڑائی ہوئی اس میں دو ہزار کے قریب آدمی ہلاک ہوئے۔ باغیوں کو زبردست نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

لکھنؤ ۱۱ اپریل۔ موضع ہردی (یو پی) میں گائے کے ذبح کرنے کے سوال پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۴ آدمی ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس گاؤں میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات عید الاضحیٰ سے کشیدہ چلے آ رہے تھے۔ ہندو جتھوں کی صورت میں ہردی میں پہنچ گئے اور مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ۴۲ گھروں کو لوٹ کر انہیں نذر آتش کر دیا گیا۔ اطلاع ملنے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پولیس موقعہ پر پہنچ گئی ۱۶ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۰ اپریل۔ وزارت بمبئی نے جو زرعی اور اصلاحی پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس کی اہم شقیں حسب ذیل ہیں (۱) حکومت کی طرف سے زمینداروں کے قرض کی ادائیگی (۲) قرض خواہوں کے روپیہ کی ادائیگی کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔ (۳) بیکار پڑی ہوئی اراضی کو کاشتکاری کے لئے زمینداروں اور مزدوری پیشہ لوگوں کو دیدیا جائیگا۔ (۴) جنگلات سے متعلقہ پالیسی پر تجدید نظر (۵) شراب نوشی کی ممانعت (۶) جبری پرائمری تعلیم کی ترویج

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ مسٹر محمود سہروردی سابق رکن کونسل آف سٹیٹ ۴۳ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی